بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

قومی اتحاد کی عبوری حکومت

بالآخر قائد قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ کی قیادت وسیادت میں پاکستان قومی اتحاد نے مارشل لاء کی موجودہ حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کرلیا اور قومی اتحاد کے نامزد افراد نئی کابینہ میں شامل ہو گئے ۔ یہ فیصلہ جن حالات میں کیا گیا وہ اپنی نزاکتوں کی بناء پر اتنے ہی طویل غور و فکر اور سنجیدہ مذاکرات کا مستحق تھا جتنا کہ قومی اتحاد کے اولوالعزم قائد جناب مفتی صاحب اور دیگر اکابر کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوا۔ ایک طرف ایک فوجی حکومت سے جمہوریت کی علمبردار جماعتوں کا اشتراک ، دوسری طرف ملک کے گھمبیر اور نازک حالات سالمیت کا تقاضا جو قومی زعماء سے ایثار ، قربانی اور بر وقت طوفانوں میں گھری ہوئی ملک کی کشتی کو ساحل سے نکالنے میں فوج کی مدد کرنے کے متقاضی تھے ، بالآخر ملک و ملت کے بے لوث اور مخلصانہ جذبات نے قومی اتحاد کو حکومت سے اشتراک عمل پر مجبور کیا ، گویا ایسا " ھون البلتین " سمجھ کر کیا گیا حکومت بھی کسی حد تک سول اور ایک حد تک فوجی ہے ۔ اور اشتراک بھی عبوری ۔ تاہم اس اشتراک و تعاون نے بھی قومی اتحاد کو ابتلاء و آزمائش کے ایک نازک ترین مقام پر کھڑا کر دیا ہے ۔ عامۃ الناس جو حقائق بین کم اور سطحیت پسند زیادہ ہیں حقائق اور واقعات گرد و پیش اور سیاق و سباق کو دیکھ کر بہت کم ہی لوگ رائے قائم کرتے ہیں اس لئے اس وقت قومی اتحاد دو دھاری تلوار کے نیچے ہے ، لوگ بہت جلد کچھ خوشگوار تبدیلیاں دیکھنا چاہیں گے ۔ انہیں اسلام اور اسلامی نفاذ کے بارہ میں صرف وعظ و تبلیغ اور عہد و پیمان سے نہیں عملی اجراء و تنفیذ اور عملی پیش رفت سے دلچسپی ہوگی ملک کا معاشی اور اقتصادی بحران جو عوام کی بے چینیوں کا ایک بنیادی اور اہم سبب ہے اس پر کسی حد تک قابو پانا ہوگا ۔ اور پھر انتخابات کی راہ پر بھی ملک کو ڈالنا ہوگا ۔ یہ سب ایسے حالات اور مسائل ہیں جس کی بناء پر بقول قائد جمعیۃ العلماء اسلام و صدر قومی اتحاد مولانا مفتی صاحب ، مبارکباد کی نہیں دعاؤں کی ضرورت ہے ، کہ حق تعالیٰ قومی اتحاد کے تعاون سے قائم ہونے والی نئی حکومت کو ملک و ملت کی بہترین خدمت ملک کے استحکام ، اسلام کے نفاذ و اجراء اور خرابیوں کی اصلاح کی غیبی اور خاص توفیق دے ، آن پاکیزہ اور مقدس شہداء کے صدقے جنہوں نے خیر و فلاح اور شریعت و شرافت کے قیام کی امید پر قومی اتحاد کی تحریک میں اپنی جانیں قربان کیں ۔ حق تعالے ان نفوس قدسیہ کے طفیل ان کی قربانیوں اور جانسپاریوں کو قومی اتحاد کی موجودہ حکومت کی دستگیری فرما کر بارآور

فرمادے۔ اس مرحلہ پر اعلاءِ کلمۃ اللہ کا دور دورہ دیکھنے اور شریعت غراء کے نفاذ و غلبہ کے آرزومند تمام وابستگانِ قومی اتحاد، علماء و مشائخ، اہلِ علم و فکر، اربابِ دانش و بینش اور ملک کے تمام خیر خواہوں کا فرض ہے کہ نئی کابینہ اور حکومت کی شاندار کامیابی کیلئے بھرپور کوششیں شروع فرمادیں۔

اس وقت ملک کے اندر اور باہر فتنوں کے طوفان اٹھ رہے ہیں اپنے ہی کچھ شریکِ سفر لوگوں نے پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا ہے۔ اور قومی اتحاد کے مقاصد سے غداری کی ہے۔ اسلام کے مقدس لبادوں میں لپیٹے ہوئے چند لٹیرے بھی قافلہ پر شبخون مار رہے ہیں اور کچھ سرخ آندھیوں کی لپیٹ میں آکر بصیرت و بصارت سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ ایسے حالات میں ملک و ملت کے استحکام اور شیرازہ بندی کی رہی سہی جو بھی صورت ہے۔ اسے مزید استوار اور مستحکم کرنا اس سے وابستہ رہنما حالات کا وقت کا مستقبل کے خطرات کا تقاضا ہے، قومی اتحاد کا بھی فریضہ ہے کہ وہ نہایت حزم و احتیاط، تدبر و فراست سے ہر قدم اٹھائے ورنہ ایک لمحہ کی غفلت تو کیا ایک لمحہ کی لغزش بھی منزلِ مقصود یعنی کعبۂ اسلام اور جادۂ شریعت کی مسافت صدیوں تک طویل و دراز کردے گی۔ ع یک لحظہ غافل بودہ ام صد سالہ راہم دور شد۔ —— ولا فعلها اللہ ——

مرشدِ دین پوری کی وفات۔ اخباری اطلاع کے مطابق ریاست بہاولپور کے مشہور مرکزِ رشد و ہدایت دین پور شریف کے مسند نشین صاحبِ نسبت وارشاد بزرگ شیخ وقت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری قدس اللہ سرہ العزیز واصل بحق ہو گئے۔ رمضان المبارک کی وفات ویسے بھی لقاءِ رب اور وصالِ حق کا ایک مبارک ذریعہ، پھر جب ایسے مقربینِ بارگاہِ ایزدی کا وقت موعود آجائے تو ان نفوسِ مطمئنہ کے فوز و فلاح اور سکینۂ و رضا کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ مگر افسوس اور غم تو ہم پس ماندگانِ راہِ سعی و عمل کا ہوتا ہے۔ جو اس قحط الرجال میں ایسے قدسی صفات بزرگوں کی برکات سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ مولانا مرحوم سے اس خانقاہ کی رونق قائم رہی جو ایک عرصہ تک وعظ و اصلاح اور زہد و ارشاد کے ساتھ جہادِ آزادی اور تحریک استخلاص وطن کا بھی ایک سرگرم مرکز رہا تحریکِ ریشمی رومال اور جہاد حریت کے ایک اہم ستون اس خانقاہ کے عظیم روحانی مرشد اور ہادی حضرت مولانا غلام محمد دین پوریؒ تھے۔ شیر بیشۂ اسلام اور عظیم انقلابی رہنما مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے ان گوناگوں نسبتوں کی وجہ سے یہاں کی سرزمین کو اپنے ابدی استراحت کیلئے منتخب کیا، حضرت مرحوم مولانا عبدالہادی قدس سرہٗ کی صحت، ضعف و نقاہت اور طویل علالت کے باوجود بھی ایسی نہ تھی کہ گویا آپ یکایک رختِ سفر باندھ لیں گے۔ اور یہ ناچیز کی خوش بختی یا حسنِ اتفاق ہے کہ ایسے دور دراز علاقوں میں جانے کا اتفاق بہت ہی کم ہونے کے باوجود اسی رمضان المبارک میں یعنی حضرت کے وصال سے چند دن قبل ۶ رمضان مطابق ۱۲ اگست کو دین پور شریف